Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | منگل - ۲۷ شوال ۱۴۱۳ھ، ۲۰ شہادت ۱۳۷۲ ہش، ۲۰ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۹۰

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۹ اپریل - محترم میر محمود احمد صاحب ناصر کراچی سے اطلاع دیتے ہیں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہو رہی ہے۔ کل دونوں طرف سے سہارا لیکر چالیس قدم تک چلنے کا موقعہ ملا۔ ان کا چند دن قبل گھٹنے کا اپریشن ہوا تھا۔

سب احباب کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"صوفی کہتے ہیں جس شخص پر چالیس دن گذر جائیں اور خدا کے خوف سے ایک دفعہ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں تو ان کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کر مرے۔ اب ایسے بھی بندگانِ خدا ہیں کہ چالیس دن کی بجائے چالیس سال گذر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ دانشمند انسان وہ ہے جو بلا آنے سے پہلے بلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اُس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت۔ دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔ (۔) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جلدی توبہ کرو۔ کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھ کر بلائیں ہیں جن لوگوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں۔ دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے۔ تعلق بڑی چیز ہے کہ ؎

بہ زیرِ سلسلہ رفتن طریقِ عیاری است

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۳۸)

اعلان ولادت

مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب لکھتی ہیں:

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے ڈاکٹر ملک مجیب الرحمٰن اور عزیزہ نائلہ (پارک ٹاؤن ورجینیا) کو اپنے فضل سے ۲۳ مارچ ۱۹۹۳ء (۲۹ رمضان المبارک) کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مناہل مجیب' رکھا ہے۔ اس سے قبل مورخہ ۲۰ جنوری کو میرے چھوٹے بیٹے اطہر بشیر اور عزیزہ مبشرہ (آف واشنگٹن) کے ہاں بیٹی تولد ہوئی۔ جس کا نام 'انعم شوکت' تجویز ہوا۔

دونوں بچیاں حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی پوتیاں اور کموڈور سید ناصر احمد شاہ آف کراچی (ابن ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب) کی نواسیاں ہیں۔

احباب انکی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں

اعلان نکاح

عزیز مکرم محمود شریف جنجوعہ صاحب ابن مکرم محمد شریف جنجوعہ صاحب (لاہور چھاؤنی) کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ منزہ الٰہی صاحبہ بنت مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب لاہور مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۹۳ء کو محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بعوض ڈیڑھ لاکھ روپیہ حق مہر دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ مکرمہ منزہ الٰہی صاحبہ محترم چوہدری محمد الٰہی صاحب آف بہلولپور کی پوتی، حضرت

باقی ص۷ پر

تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے

اقتباس از خطبہ نکاح فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

"تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے جسے ملے۔ انسان اپنی ضروریاتِ زندگی میں کیسا مضطرب اور بیقرار ہوتا ہے۔ خصوصاً رزق کے معاملہ میں لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہوتا ہے خود اس کے وہم و گمان میں نہیں ہوتا (۔) پھر انسان بسا اوقات بہت سی تنگیوں میں مبتلا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے جیسے فرمایا (۔) انسان کی سعادت اور نجات کا انحصار علوم الٰہیہ پر ہے کیونکہ جب تک کتاب اللہ کا علم ہی نہ ہو وہ نیکی اور احکام رب العالمین سے آگاہی اور اطلاع کیونکر پا سکتا ہے۔ مگر تقویٰ ایک ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی سے کھلتے ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ متقی کا معلم ہو جاتا ہے۔ (اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہیں خود سکھائے گا) انسان اپنے دشمنوں سے کس قدر حیران ہوتا ہے اور ان سے گھبراتا ہے لیکن متقی کو کیا خوف؟ اس کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں (اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہیں فرقان عطا فرمائے گا)۔ اللہ تعالیٰ سے دوری اور بُعد ساری نامرادیوں کی جڑ اور ناکامیوں کی اصل ہے۔ مگر متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے (۔) تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے (اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے) تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے مکتفی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ولایت ملتی ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہو جاتا ہے) پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ دعاؤں کے قبولیت کے لائق بناتا ہے (۔) بلکہ اس کے ہر فعل میں قبولیت ہوتی ہے۔"

(از خطبہ نکاح فرمودہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ: پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش ۲۰۔ اپریل ۱۹۹۳ء

سیاسی بحران ـــ نگران وزیر اعظم

صدر مملکت غلام اسحٰق خاں نے اپنا آئینی حق استعمال کرتے ہوئے قومی اسمبلی توڑ دی ہے اور محمد نواز شریف کی حکومت کو برخواست کر دیا ہے۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم کا جھگڑا جس نہج پر چل پڑا تھا اور جس آخری منزل میں جا پہنچا تھا وہاں دو ہی باتیں ہو سکتی تھیں۔ صدر مملکت کو اپنے عہدہ سے ہٹنا پڑتا یا ہٹا دیا جاتا یا وزیر اعظم کو استعفیٰ دینا پڑتا یا برخواست کر دیا جاتا۔ ان کے علاوہ اور کوئی راہ تھی ہی نہیں۔ جن حالات میں دونوں گذر رہے تھے اور خصوصاً وزیر اعظم کی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقریر کے بعد۔ ان دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چلنا۔ اور ملک چلانا۔ ناممکن تھا اور یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ دونوں جھگڑتے بھی رہیں۔ قائم بھی رہیں اور ملک بھی چلتا رہے۔ اس لئے اگر قومی اسمبلی کا اجلاس ہو جاتا تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ کوشش کی جاتی کہ صدر مملکت سے مؤاخذہ کیا جاتا جس کے نتیجہ میں وہ اپنے عہدہ پر قائم نہ رہ سکتے۔ اس اجلاس سے پندرہ بیس گھنٹے قبل صدر مملکت نے اپنے اختیارات استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور رات کے تقریباً دس بجے (اتوار اور سوموار کی درمیانی رات) وزیر اعظم اور ان کی حکومت کو برطرف کر دیا اور قومی اسمبلی توڑ دی۔

نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ اس "غیر آئینی" فیصلہ کو کورٹ میں چیلنج کریں گے۔ اور اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔ بلکہ ان سے یہ بات بھی منسوب کی گئی ہے کہ وہ اس فیصلہ کو عوام الناس کے پاس لے کر جائیں گے یعنی ریلیاں کریں گے اور لوگوں کو اس فیصلہ کے پس منظر اور پیش منظر سے آگاہ کریں گے۔

آئندہ کیا ہوگا اس کا علم تو خدا ہی کو ہے۔ اس کا امکان ہے۔ کہ نواز شریف یہی کچھ کریں اور اس کا بھی امکان ہے کہ انہیں کچھ بھی نہ کرنے دیا جائے کیونکہ ان کی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقریر کو دستور سے بغاوت سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

جو بھی ہو۔ اپنی جگہ پہ۔ ہم نئے وزیر اعظم۔ نگران۔ میر بلخ شیر مزاری کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رہنمائی سے نوازے اور انہیں اس بات کی توفیق دے کہ ان کا ہر قول اور ان کا ہر فعل قوم کی بہبود کے سلسلہ میں ہو۔ ملک اس وقت جس بحران سے گذر رہا ہے وہ انتہائی صبر و تحمل اور مضبوط اعصاب کا تقاضا کرتا ہے۔ قوم کی خاطر ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزاری صاحب کو صبر و تحمل سے کام کرنے کی توفیق دے اور ان کا وجود قوم کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ رہیں گی۔

تمسخر تو تمسخر ہے مگر جھوٹے تمسخر سے
کسی بے داغ کے کردار پر چھینٹے نہ ڈالو تم
ذرا سوچو شرافت سے ہے اس کا واسطہ ہی کیا
شریفوں کو کرو بدنام اور بگڑی اچھالو تم

ابوالاقبال ــــــــ

میں نہیں حاشیہ بردار، نہیں لکھ سکتا
آپ کو صاحبِ کردار نہیں لکھ سکتا

دشت پُر خار کو گلزار نہیں لکھ سکتا
دھوپ کو سایۂ دیوار نہیں لکھ سکتا

خار کو خار نہ لکھنا ہے کہاں کا انصاف
گل خوش رنگ کو میں خار نہیں لکھ سکتا

شر کو میں خیر نہ لکھوں گا کسی حالت میں
ظلمتوں کو کبھی انوار نہیں لکھ سکتا

جھوٹ کو جھوٹ ہی لکھوں گا بفضلِ ایزد
کتب کو راستی زنہار نہیں لکھ سکتا

ظالم و جابر و قہار ہیں سارے آمر
اُن کو اعزاز کے حقدار نہیں لکھ سکتا

جس کسی مُلک میں ہو امن و اماں کا فقدان
اُس کے والی کو میں سرکار نہیں لکھ سکتا

سوقیانہ ہو جہاں اہلِ سیاست کا چلن
ایسی مجلس کو میں دربار نہیں لکھ سکتا

مصلحت پہ ہو اگر عدلِ جہاں کی بنیاد
اُس کو انصاف کا معیار نہیں لکھ سکتا

جبر و اکراہ کا مذہب میں نہیں دخل کوئی
اس کے برعکس تو زنہار نہیں لکھ سکتا

خوں بہاتا ہو جو مذہب کے لئے انساں کا
اس کو میں مومن و دیندار نہیں لکھ سکتا

جن کی طینت میں ہو فتنہ تو طبیعت میں فساد
ایسے اشرار کو ابرار نہیں لکھ سکتا

جبر اور ظلم سے منوائیں اگر بات کوئی
ایسے انکار کو اقرار نہیں لکھ سکتا

جس جگہ یوسفؑ کنعاں کی نہ ہو ارزانی
اس کو میں مصر کا بازار نہیں لکھ سکتا

جن سے اظہارِ حقیقت کا بھرم رہ جائے
ایسے لفظوں کو دل آزار نہیں لکھ سکتا

جس کی پونجی میں نہ ہو کچھ بھی قناعت کے سوا
ایسے خوش بخت کو نادار نہیں لکھ سکتا

آدمی زاد پہ جو بیت رہی ہے شب و روز
لکھنا بھی چاہوں تو زنہار نہیں لکھ سکتا

خدمتِ خلق کا مقصود اگر شہرت ہو
اس کو قربانی و ایثار نہیں لکھ سکتا

اُس کی رحمت سے ہی وابستہ ہے اُمید سلیمؔ
خود کو جنّت کا سزاوار نہیں لکھ سکتا

سلیمؔ شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۔

علمی مسائل

فرماتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے خدائی صفات کا کبھی پورا اندازہ نہیں کیا۔ اور یہی وجہ ان کے ٹھوکر کھانے کی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جو لوگ خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل نہیں یا وہ لوگ جو بیچ اور وسائط کو بیچ میں لانا چاہتے ہیں ان کے اس عقیدہ کی بنیاد ہی اس امر پر ہے کہ ان کا دماغ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ ایک ایسی ہستی بھی ہے جو سب دنیا کو دیکھ رہی ہے اور سب لوگوں کی آوازوں کو سن رہی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ بعض ایسے درمیانی واسطوں کی ضرورت ہے جن میں خدائی طاقتیں تقسیم ہوں اور جو اپنی اپنی جگہ ان طاقتوں کو استعمال کر رہے ہوں اس دھوکا کی بڑی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اندازہ اپنی طاقتوں کے لحاظ سے کیا اور خدائی طاقتوں کا انسانی طاقتوں پر قیاس کر لیا۔ انہوں نے دیکھا کہ انسان جب ایک طرف نگاہ کرتے ہیں تو دوسری طرف کی چیزیں انہیں نظر نہیں آتیں پس انہوں نے خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ کی نظر بھی محدود ہے۔ پھر جب انسانوں نے دیکھا کہ ہم ہر جگہ کی آواز ایک وقت میں نہیں سن سکتے تو خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ بھی ہر جگہ کی آواز ایک وقت میں نہیں سن سکتا۔ غرض انسانی طاقتوں پر خدائی طاقتوں کا جب انہوں نے قیاس کیا تو انہیں ضرورت محسوس ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے بعض شریک مقرر کریں۔ اسی خیال کے نتیجہ میں بعض فلسفیوں کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو کلی علم ہے جزئی نہیں۔ یعنی اسے یہ تو پتہ ہے کہ انسان روٹی کھایا کرتا ہے۔ مگر اسے یہ پتہ نہیں کہ زید اس وقت روٹی کھا رہا ہے۔ اسے یہ تو علم ہے کہ انسانوں کے گھروں میں بچے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ مگر اسے یہ علم نہیں کہ اس وقت زید یا بکر کے گھر میں بچہ پیدا ہو رہا ہے اب اس خیال کی بنیاد اسی امر پر ہے کہ انسان اپنی محدود طاقتوں سے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اندازہ لگاتا ہے مگر آج دیکھو وہ کمزور انسان جو خدا تعالیٰ کی طاقتوں کو گرا رہے تھے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے کہا کہ تم ہماری طاقتوں کا تو اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ آؤ میں تمہاری اپنی طاقتوں کو ابھارتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں کہ تم اپنی آواز کو کہاں کہاں تک پہنچا سکتے ہو اور تم کتنی دور دور کی آواز بخوبی سن سکتے ہو۔ چنانچہ اس نے وائرلیس ایجاد کروا کے بتا دیا کہ جب تمہاری جیسی ذلیل اور حقیر ہستی ساری دنیا کی آوازیں وائرلیس کے ذریعے سن سکتی اور ساری دنیا میں اپنی آواز پہنچا سکتی ہے تو کیا وہ خدا جو تم کو پیدا کرنے والا ہے وہ تمہاری آوازیں نہیں سن سکتا۔ آج جب انگلستان کا ایک ڈوم یا میراثی یا ایک گانے والی کنچنی ساری دنیا میں اپنی آواز پہنچا رہی ہوتی ہے تو فضا کی ہر حرکت اور آواز کی ہر جنبش یورپ کے فلسفیوں پر قہقہے لگا رہی ہوتی ہے اور کہتی ہے۔ کم بختو۔ اب بتاؤ کیا خدا تعالیٰ ساری دنیا کی آوازیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح اب بڑی بڑی دوربینیں نکل چکی ہیں جن سے لاکھوں میل دور کے سیاروں کی حرکات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور اب وائرلیس نے ترقی کرتے کرتے یہ صورت اختیار کر لی ہے کہ شکلیں بھی دور دور تک دکھادی جاتی ہیں۔ غرض وہ جو واہمہ پیدا ہو گیا تھا کہ خدا کس طرح ساری دنیا کو دیکھ سکتا ہے اور کس طرح ساری دنیا کی آوازیں سن سکتا ہے۔ اس ترقی نے اسے دور کر دیا اور بتا دیا کہ جب معمولی انسان میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی قابلیت رکھی ہے کہ وہ اپنی آواز تمام دنیا کو سنا سکتا ہے اور دنیا کے دوسرے کنارے کے آدمی کی بات گویا ساتھ ہی سن سکتا ہے اور نہ صرف آواز سن سکتا ہے بلکہ اس کی شکل بھی دیکھ سکتا ہے تو کیا خدائے ذوالجلال جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے وہ ہر چیز کو نہیں دیکھ سکتا۔ اور ہر شخص کی آواز کو نہیں سن سکتا۔ اور جب وہ ہر چیز کو دیکھتا اور ہر شخص کی آواز کو سنتا ہے تو اس کے لئے کسی اور مددگار خدا کی کیا ضرورت رہی۔ وہ اکیلا ہی ساری دنیا پر حاوی ہے اور اکیلا ہی سب پر حکومت کر رہا ہے۔

انسان کو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بنیادی فضل اللہ تعالیٰ سے یہ چاہنا چاہیئے کہ اے ہمارے رب ہمیں تقویٰ دے۔ اے ہمارے رب ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی طاقت اور استعداد دے۔ اے ہمارے رب ہمارے اعمال کو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ کر لے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشادات

مفید نصائح

میں اپنے نوجوان عزیزوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی عمر کے اس دور کو غنیمت سمجھو۔ بے شک عام حالات میں یہ عمر غفلت کی عمر سمجھی جاتی ہے۔ مگر جو نوجوان اس عمر میں اپنے فرائض کو پہچانیں اور اپنے ایمان اور اپنے عمل کو درست رکھیں اور جماعت اور اس کے نظام کے ساتھ پختہ طور پر منسلک رہ کر اپنے آپ کو (۔۔۔) احمدیت کے لئے مفید وجود بنائیں وہ یقیناً خدا کے فضلوں سے غیر معمولی حصہ پائیں گے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا مومن افضل ہے اس پر آپ نے فرمایا وہ شخص سب سے افضل ہے جس کی نوجوانی کی عمر تقویٰ اور دین داری میں گذرے۔ پس عزیزو خوش ہو کہ آپ عمر کے اس دور میں ہیں جس میں ذرا سی کوشش اور تھوڑی سی توجہ سے معیاری افضلیت کا درجہ پا سکتے ہیں۔ پس اے عزیزو آپ اپنے آپ کو چھوٹا یا حقیر نہ سمجھیں۔ آپ کے اندر خدا کے فضل سے وہ برقی طاقت ہے جو دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتی ہے صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنی قدر و قیمت کو پہچانیں اور اپنے ایمان میں وہ پختگی اور اپنے علم و عمل میں وہ روشنی پیدا کریں جو سچے صاحب ایمان کا طرہ امتیاز ہے۔ بے شک آپ اپنے عمر کے تقاضے کے ماتحت کھیلیں کودیں ورزشی اور تفریحی باتوں میں حصہ لیں اور دنیا کے کاروبار کریں۔ مگر آپ کے دل میں ایمان کی شمع ہر وقت روشن رہنی چاہیئے۔ اور نماز اور دعا کے ذریعہ آپ کے دل کی تاریں ہر لحظہ خدا کے ساتھ اس طرح بندھی رہیں کہ جدا ہونے کا نام نہ لیں۔ میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بارہا سنا ہے کہ صاحب ایمان کا اصل مقام یہ ہوتا ہے: "دست با کار و دل بایار" یعنی سچے صاحب ایمان کی علامت یہ ہے کہ ہاتھ تو اس کا کام میں لگا ہوا ہو (خواہ یہ دنیا کا کام ہو یا دین کا) مگر اس کا دل ہر وقت خدا کے ساتھ بندھا رہے یقیناً خدا کے تعلق کا بہترین ذریعہ ۔۔۔۔۔ یہی ہے کہ انسان کو خدا کے حضور دعاؤں میں گرے رہنے کی عادت ہو۔ اور ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کے باوجود اس کا دل اس یقین سے معمور رہے کہ جو کچھ ہوگا خدا کے فضل سے ہی ہوگا۔

پس اے میرے عزیزو خوب دل لگا کر اور سنوار سنوار کر نمازیں پڑھو اور دعاؤں کی عادت ڈالو اور ہر کام میں خدا کی نصرت کے طلب گار رہو۔ آپ لوگ نوجوان ہیں۔ آپ کے دل میں طبعاً دنیا کی ترقی کی امنگیں بھی ہوں گی اور (دین حق) دنیا میں ترقی کرنے سے نہیں روکتا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ خدا کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں اور ان کے اندر عام طور پر بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ البتہ سستیوں کو دور کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف اپنے محاسبہ سے اپنی ذاتی سستی کو دور کرنا چاہیئے بلکہ اپنے دوستوں اور ہمسایوں پر نظر ڈال کر جس جس احمدی نوجوان میں کوئی اخلاقی یا دینی کمزوری پائی جائے اسے علیحدگی میں سمجھا کر اور نصیحت کر کے اور غیرت دلا کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ بعض اوقات نظم و ضبط کو قائم رکھنے کے لئے یا زیادہ نقص کی صورت میں اصلاح کی غرض سے تعزیری کارروائی کرنی پڑتی ہے ۔۔۔۔۔۔ اس لئے انہیں زیادہ تر محبت اور نصیحت اور غیرت دلانے سے اصلاح کا کام لینا چاہیئے اور سزا کی طرف صرف اس وقت رجوع کرنا چاہیئے کہ جب اس کے سوا چارہ نہ ہو۔ اور ایک خراب عضو کی وجہ سے دوسرے اعضاء کے خراب ہونے کا خطرہ پیدا ہو۔ حال ہی میں جو خدام الاحمدیہ کے مقامی اور علاقائی اجتماعوں اور تربیتی کورسوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے یہ سلسلہ خدا کے فضل سے بہت ہی مبارک اور مفید نتائج پیدا کر رہا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں اکثر نوجوانوں میں کافی حد تک بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ سو اس سلسلہ کو مزید ترقی دینی چاہیئے تاکہ نوجوانوں میں علمی معلومات کے اضافہ کے علاوہ تنظیم اور قوت عمل اور اتحاد کی روح

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صاحب صادق ایڈووکیٹ

عدالتِ عالیہ

عدالتِ عالیہ میں مختلف قسم کے کیس دائر کئے جاتے ہیں۔ رِٹ، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، ریگولر فرسٹ اپیل۔ ریگولر سیکنڈ اپیل سول نگرانی۔ نظر ثانی۔ فوجداری اپیل، فوجداری نگرانی، فرسٹ اپیل اجراء، سیکنڈ اپیل اجراء۔ سول اوریجنل۔ کریمنل اوریجنل۔ درخواست ضمانت۔ درخواست حبسِ بے جا۔ دستور پاکستان کے تحت ریفرنس وغیرہ۔ جن مقدمات میں میعاد مقرر کی گئی ہے مثلاً سول اپیل کریمنل اپیل نظر ثانی وغیرہ۔ ان میں میعاد کا دھیان رکھنا بہت ضروری ہے۔ میعاد گذر جانے کی صورت میں ایک ایک دن کے بارہ میں وضاحت کرنا پڑتی ہے کہ دیر کیوں ہوئی پھر وہ عدالت کی صوابدید پر ہوتا ہے کہ دیر کو CONDONE کرے یا نہ۔ نگرانی کے لئے میعاد مقرر نہ ہے۔ اسی طرح رِٹ کرنے کے لئے میعاد مقرر نہ ہے تاہم یہ فیصلے موجود ہیں کہ عام طور پر تین ماہ سے زیادہ دیر نہ ہو۔ زیادہ دیر کی صورت میں کیس LACHES میں آجاتا ہے اور عدالت کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے کہ کیس کو سماعت کے لئے رکھے یا خارج کر دے۔ پھر کورٹ فیس کے بارہ میں علم ہونا بہت ضروری ہے کہ کس کیس پر کتنا کورٹ فیس لگے گا۔ یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ کیس سنگل بینچ کا ہے یا D.B کا تاکہ اس کے مطابق کاپیاں تیار کی جائیں۔ کیس ارجنٹ ہو تو ارجنٹ فارم لگانا پڑتا ہے ماسوائے ضمانت اور حبسِ بے جا کے کیس کے جو خود بخود ارجنٹ تصور کئے جاتے ہیں۔ کیس کے آخر میں یہ بھی لکھنا ہوتا ہے کہ یہ کیس پہلی دفعہ دائر کیا جا رہا ہے اس سے قبل یہ کیس داخل نہیں کیا گیا۔ نظر ثانی کی صورت میں یہ لکھنا پڑتا ہے کہ تصدیق کی جاتی ہے کہ نظر ثانی سننے جانے کے قابل ہے۔ کیس فائل کور میں داخل کرنا ہوتا ہے جو عدالتِ عالیہ نے APPROVE کر رکھا ہے۔ شروع میں انڈکس بھی لگانا پڑتا ہے۔ چونکہ اب کیس کمپیوٹر میں آجاتے ہیں اس لئے وکلا حضرات کے لئے لازم ہے کہ اپنا کمپیوٹر نمبر تحریر کریں۔ کیس کی ترتیب یوں ہوگی پہلے ارجنٹ فارم، اگر کیس ارجنٹ داخل کرنا ہو پھر انڈکس پھر موجبات، رٹ ہو تو پھر بیانِ حلفی ورنہ پھر نچلی عدالت اپیل کا فیصلہ اور ڈگری اس عدالت میں دائر کردہ موجبات اپیل پھر پہلی عدالت کا فیصلہ و ڈگری، نگرانی کی صورت میں دعویٰ/جواب دعویٰ/شہادت سب مصدقہ نقول ہونی چاہئیں۔ دوسرے کیسوں میں IMPUGNED ORDER کے علاوہ اگر کوئی DOCUMENTS غیر مصدقہ ہوں تو ان کے لئے DISPENSATION کی درخواست بیان حلفی کے ہمراہ داخل کرنا ہوتا ہے رِٹ میں IMPUGNED ORDER کا مصدقہ ہونا لازمی ہے۔ البتہ بیانِ حلفی مختصر تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ میں تین قسم کے کیس ہوتے ہیں URGENTS، NOTICE اور MOTIONS CASES۔ ارجنٹ وہ ہوتے ہیں جو بطور ارجنٹ داخل کئے جائیں جیسے ضمانت، حبسِ بے جا اور حکم امتناعی والے۔ ایسے کیس اگر ہر لحاظ سے مکمل ہوں تو اگلے کام والے دن لگ جاتے ہیں بشرطیکہ گیارہ بجے سے پہلے داخل کئے جائیں۔ گیارہ بجے کے بعد داخل شدہ کیس مکمل ہونے کی صورت میں تیسرے کام والے دن لگتے ہیں MOTION CASES وہ ہوتے ہیں جو ایک دفعہ لگ کر ملتوی ہو جائیں کسی وجہ سے یا جس میں رپورٹ یا ریکارڈ طلب کیا گیا ہو مگر ابھی نوٹس دوسری پارٹی کو جاری نہ کیا گیا ہو۔ جن کیسوں میں ریکارڈ طلب کیا گیا ہو ان کو ریکارڈ کیس بھی کہتے ہیں اور NOTICE CASES وہ ہوتے ہیں جو باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کئے جاتے ہیں اور دوسری مخالف پارٹی کو نوٹس جاری کیا جاتا ہے اس طرح نوٹس کیسوں میں جو پرائیویٹ پارٹیز کے درمیان ہوں پرائیویٹ وکلاء صاحبان پیش ہوتے ہیں۔ ضمانت، فوجداری اپیل یا نگرانی میں یا کسی دوسرے کیس میں جس میں سرکار یا سرکاری محکمہ پارٹی ہو، ایڈووکیٹ جنرل ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل یا سرکاری وکیل پیش ہوتے ہیں۔ بعض اوقات محکمہ کی طرف سے محکمہ کے افسران بھی پیش ہوتے ہیں URGENT CASES عام دنوں میں گیارہ بجے تک لئے جاتے ہیں جو اگلے کام والے دن نمٹا دیئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ ان میں کوئی غلطی یا کمی نہ ہو۔ البتہ جمعرات کے دن ارجنٹ کیس فائل کرنے کا وقت صبح ساڑھے نو بجے تک ہوتا ہے۔ NOTICE یا MOTION CASES حکم کے مطابق یا باری پر لگتے ہیں۔ کیس دائر کرنے کے لئے ڈپٹی رجسٹرار صاحب کے کمرہ کے باہر بکس پڑے ہوتے ہیں۔ رِٹ، فوجداری اور سول کیسوں کے لئے۔ لیکوڈیشن کے کیس براہ راست برانچ میں داخل کر سکتے ہیں۔ گیارہ بجے تک یا جمعرات کی صورت میں ساڑھے نو بجے تک دائر شدہ کیسوں پر مہر لگا دی جاتی ہے کہ گیارہ بجے سے قبل داخل کئے گئے، گیارہ بجے کے بعد یا جمعرات کی صورت میں ساڑھے نو بجے کے بعد دائر شدہ کیسوں پر بھی مہر لگا دی جاتی ہے۔ ویسے اگر کچھ دیر ہو جائے تو ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل کو اختیار ہے کہ وہ ایک گھنٹہ تک DELAY CONDONE کر سکتے ہیں اس سے بھی دیر ہو جائے تو ڈپٹی رجسٹرار صاحب نوٹ لکھ کر جناب چیف جسٹس صاحب یا اگر وہ نہ ہوں تو جناب سینئر جج صاحب موجود سے احکام حاصل کرتے ہیں کہ کیس ENTERTAIN کر لیا جائے یا نہ اگلے کام والے دن لگانے کے لئے جن کیسوں میں کوئی نقص یا کمی ہو وہ درستی کے لئے واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل کے ریڈر کیس چیک کرتے ہیں جبکہ کیس واپس کرنے کا اختیار ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل کو ہے۔ کیس واپس کرتے وقت لکھ دیا جاتا ہے۔ خاص طور پر ان کیسوں پر جن میں میعاد گذر جانے کا تعلق ہو کہ اتنے دنوں کے اندر اندر درست کر کے دوبارہ کیس داخل کیا جائے۔ اگر میعاد ختم ہو رہی ہو اور واپس شدہ کیس ان دنوں کے اندر اندر داخل کریں جتنے دن دیئے گئے ہوں تو اگرچہ میعاد گذر جائے۔ مگر کیس میعاد کے اندر داخل شدہ تصور کیا جاتا ہے موشن کیس دفتری اوقات میں کسی وقت بھی داخل کئے جا سکتے ہیں جو چیکنگ کے بعد اگر غلطی ہو تو واپس کئے جاتے ہیں ورنہ باری پر لگا دیئے جاتے ہیں۔ عدالت کے سامنے جانے کے لئے۔ ارجنٹ کیسوں کی لسٹ روزانہ باہر لگا دی جاتی ہے جس سے کیس کا نمبر اور کس جج صاحب یا جج صاحبان کے پاس لگا ہے۔ معلوم ہوتا ہے جیسے پہلے لکھا گیا ہے جن کیسوں میں بعض DOCUMENTS غیر مصدقہ داخل کئے جاتے ہیں ان کیسوں میں DISPENSATION کی درخواست لازمی ہوتی ہے۔ رِٹ میں IMPUGNED ORDER کا مصدقہ ہونا لازمی ہوتا ہے۔ جبکہ سول نگرانی میں تمام کاغذات مصدقہ ہونے لازمی ہوتے ہیں۔ رِٹ میں رِٹ کا بیان حلفی مختصر داخل کرنا ہوتا ہے جبکہ درخواستوں کا بیان حلفی پورا ہوتا ہے اب چونکہ تمام PENDING کیس کمپیوٹر میں درج ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ وکلا صاحبان کیس دائر کرتے وقت مطلوبہ فارم پر کریں جس پر کمپیوٹر نمبر بھی درج کرنا ہوتا ہے۔ عدالت عالیہ لاہور کے چار بینچ ہیں۔ لاہور پرنسپل سیٹ ہے جبکہ راولپنڈی۔ بہاولپور اور ملتان بینچ ہیں جہاں مستقل طور پر جج صاحبان عدالت فرماتے ہیں۔ اگرچہ جناب چیف جسٹس صاحب کے احکام کے تحت جج صاحبان ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ تمام BENCHES کی حدود مقرر ہیں اور کیس متعلقہ BENCH میں داخل کرنا ہوتا ہے تاہم اگر کسی ایک BENCH سے دوسرے BENCH یا کسی ایک BENCH کی ماتحت عدالتوں سے دوسرے BENCH کی ماتحت عدالتوں میں کیس منتقل کرنا مقصود ہو تو جناب چیف جسٹس صاحب کو درخواست دینا پڑتی ہے ایسی صورتوں میں کیس منتقل کرنے کے اختیارات جناب چیف جسٹس صاحب کو ہیں۔ درخواستیں اپیلیں نگرانی نظر ثانی وغیرہ انگریزی اور اردو زبانوں میں تحریر کئے جا سکتے ہیں اور بحث بھی دونوں زبانوں میں ہو سکتی ہے۔ تاہم درخواستیں اور کیس رولز کے تحت ڈرافٹ کئے جانے ضروری ہیں مثلاً عدالت کا نام لکھا جائے نیچے کیس نمبر لکھنے کے لئے جگہ بنائی جائے پھر پارٹیوں کے نام۔ پھر موجبات مناسب فاصلہ اور حاشیہ چھوڑ کر تحریر کی ہوں اور آخر میں PRAYER اگر وکیل کی معرفت کیس دائر نہ کیا جائے تو عام طور پر لکھوایا جاتا ہے کسی وکیل صاحب سے جنہوں نے درخواست یا کیس ڈرافٹ کیا ہو کہ درخواست یا کیس میں نے ڈرافٹ کیا ہے اگرچہ کیسوں کی چیکنگ ریڈر ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل کرتے ہیں تاہم ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل کو کیس واپس کرنے کا اختیار ہے اور جج صاحبان کے پاس کیس لگانے کا بھی۔ اگرچہ کیس واپس کرنے کا اختیار اور کیس لگانے کا اختیار کبھی کبھی OSD صاحب بھی استعمال کرتے ہیں جب ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل موجود نہ ہوں۔ بعض اوقات کیس جناب چیف جسٹس صاحب بذات خود بھی مارک کرتے ہیں کہ کون سا کیس کون جج صاحب یا صاحبان سنیں۔ جج صاحبان SINGLE BENCH, DIVISION BENCH یا FULL BENCH میں بیٹھتے ہیں بعض کیس SINGLE BENCH سن سکتے ہیں جبکہ بعض کیس D.B میں لئے جاتے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ایک جج صاحب کسی پہلے فیصلہ شدہ کیس کے فیصلہ سے اختلاف کریں تو وہ کیس جناب چیف جسٹس صاحب کو D.B کے سامنے لگنے کے لئے بھجوا دیتے ہیں۔ D.B میں دو جج صاحبان ہوتے ہیں جبکہ FULL BENCH میں تین یا تین سے زیادہ جج صاحبان ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــــ نون سین

سارک تنظیم

اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہ سارک کے مختلف ممالک کے آپس میں سیاسی جھگڑوں کی وجہ سے سارک کی تنظیم نے کچھ بہت زیادہ ترقی نہیں کی۔ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اس فورم میں بین المملکتی حالات کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیئے یعنی اگر کسی دو ملکوں کا آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو اسے نبٹانے کے لئے اس فورم میں کوشش کی جانی چاہیئے۔ سارک کے لئے یہ بات خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ بنگلہ دیش آبزرور کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ اراکین کے آپس کے سیاسی جھگڑے سارک کی متوقع ترقی کے راستے میں روک بنے رہے ہیں۔ اس وقت جو آپس کے جھگڑے موجود ہیں اگر ان کے متعلق یہاں گفت و شنید کر کے ان کو حل کر لیا جائے تو تعاون کی روح مزید فروغ پائے گی اور غیر سیاسی میدانوں میں اس کا خاصا فائدہ ہوگا۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ کبھی نہ کبھی وقت سارک کے ذریعے ممالک کے آپس کے سیاسی جھگڑے بھی طے کروائے جا سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیاسی ٹیکنیکی اور ثقافتی تعاون اس بات کا متقاضی ہے کہ سیاسی تعلقات بھی خاصے اچھے ہوں، کم از کم ان تعلقات میں کوئی رخنہ اندازی نہ پیدا ہو۔ کیونکہ اگر سیاسی جھگڑے موجود ہوں تو غیر سیاسی میدانوں میں تعاون کی روح کم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزرائے خارجہ کے سالانہ اجلاس ایک ایسا موقعہ فراہم کرتے ہیں جس کے ذریعے سارک کے اجلاسوں میں بین المملکتی سیاسی جھگڑے سامنے آجاتے ہیں۔ ان اجلاسوں کے ذریعے جھگڑے کی فضاء کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ باتیں کہتے ہوئے انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ڈھاکہ کی چوٹی کانفرنس کامیاب رہے گی۔ آپ نے سارک کی تنظیم کا دیگر علاقائی تنظیموں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ہمیں مشکلات بھی درپیش ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سارک نے قابل تعریف ترقی کی ہے اور یہ بات ہمارے مستقبل کے لئے نہایت خوش آئند ہے۔ وزیراعظم موصوف نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جنوبی ایشیا میں معروضی حالات نسبتاً زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سارک کے ممبروں کے آپس میں کچھ جھگڑے چل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اراکین جو طاقتور ہیں اور زیادہ مضبوط ہیں وہ اپنی طاقت میں اضافہ کے لئے ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ چھوٹے ملکوں اور ہمسایوں کے ساتھ تعلقات بہتر رکھیں لیکن انہوں نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں بات اس سے بہت مختلف ہے۔ جب سارک کے متعلق خاص طور پر پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس کا آغاز تو بالکل معمولی سا تھا لیکن اب یہ تنظیم خاصی اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ اب اس کے سامنے ۱۳ ایسے میدان ہیں جن میں یہ تمام ممالک آپس میں تعاون کر سکتے ہیں۔

بقیہ: صـ۴

D.B کے کیس میں کوئی اختلاف ہو تو D.B ایسا کیس جناب چیف جسٹس صاحب کو بھجوا سکتی ہے کہ کیس کسی ایک جج صاحب کے پاس، اگر دو جج صاحب کے درمیان فیصلہ کے بارہ میں اختلاف ہو یا اگر کسی گذشتہ فیصلہ شدہ کیس کے فیصلہ سے D.B اختلاف کرے تو کیس FULL BENCH کو REFER کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بھی جاننا ضروری ہے کہ اگر کوئی URGENT کیس اسی دن سنا جانا مقصود ہو جس دن فائل کیا جائے اس دن صبح جلد از جلد کیس داخل کرنا ہوتا ہے جس پر ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل جناب چیف جسٹس صاحب یا اگر وہ موجود نہ ہوں تو جناب سینئر جج صاحب سے اس بارہ میں احکامات لیتے ہیں۔ اگرچہ جمعرات کے روز جج صاحبان عدالت نہیں فرماتے مگر چیمبرز میں یا گھر پر فیصلے لکھواتے ہیں یا دیگر جوڈیشل کام کرتے ہیں۔ جمعرات والے دن بھی اگر کیس لگوانا مقصود ہو مثلاً ضمانت قبل از گرفتاری، حبس بیجا، فوری حکم امتناعی، تو بھی صبح صبح داخل کر دینا چاہیئے جس پر ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل جناب چیف جسٹس صاحب یا سینئر جج صاحب جو موجود ہوں سے احکام حاصل کرتے ہیں۔ عام طور پر جن وجوہات کی بنا پر کیس واپس کئے جاتے ہیں وہ زیادہ تر مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ اگر درخواست، اپیل، نگرانی نظرثانی وغیرہ قانون کے تقاضوں کے مطابق تحریر نہ کی گئی ہو۔

۲۔ اگر کسٹم کا کیس ہو اور اس کے مطابق نشان دہی نہ کی گئی ہو۔

۳۔ اگر سول کیس ہو اور C.P.C میں دیئے گئے قواعد کے تحت تکمیل نہ کی گئی ہو

۴۔ اگر کسی سول کیس میں پرنٹنگ چارجز داخل کرنے ضروری ہوں اور داخل نہ کئے گئے ہوں۔

۵۔ اگر کسی DOCUMENT کا ترجمہ کرنا لازمی ہے تو اس کے چارجز داخل نہ کئے گئے ہوں۔

۶۔ انڈکس لگنا ہو اور نہ لگایا گیا ہو۔

۷۔ کیس درخواست یا کسی DOCUMENT پر کورٹ فیس نہ لگایا گیا ہو یا کم لگایا گیا ہو۔

۸۔ اگر کیس یا درخواست BARRED BY TIME ہے اور CONDONATION کے لئے درخواست نہ دی گئی ہے

۹۔ اگر مصدقہ نقول نہ ہوں اور درخواست DISPENSATION کی بھی نہ دی گئی ہو۔

۱۰۔ اگر سول نگرانی میں تمام DOCUMENTS مصدقہ نہ ہوں۔

۱۱۔ اگر نگرانی برخلاف ACQUITTAL میں ڈی سی صاحب متعلقہ کا حکم نہ لگایا جائے کہ سرکار ACQUITTAL کے خلاف اپیل نہیں کر رہی۔

۱۲۔ اگر بیان حلفی جہاں ضروری ہے تصدیق شدہ داخل نہیں کیا گیا۔

۱۳۔ کسی پارٹی کے وفات پا جانے کی صورت میں اگر اس کے ورثا شامل نہیں کئے گئے۔

۱۴۔ اگر کیس کا ریکارڈ چھپنا ہے اور پرنٹنگ چارجز داخل نہیں کئے گئے

۱۵۔ اگر ضمانت بعد از گرفتاری کی کاپی ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں نہیں دی گئی۔

۱۶۔ اگر سرکاری کاغذ استعمال نہیں کیا گیا اور ہر صفحہ پر ۷۵ پیسے کا ریونیو ٹکٹ بھی نہیں لگایا گیا۔

۱۷۔ اگر کیس یا درخواست مجوزہ فائل کور میں داخل نہ کیا جائے۔

۱۸۔ اگر کیس یا درخواست بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے۔

۱۹۔ اگر کیس کسی وکیل صاحب سے تیار کروایا جائے، وکیل صاحب نے پیش نہ ہونا ہو اور پارٹی نے خود پیش ہونا ہو مگر درخواست یا کیس پر یہ نہ لکھوایا جائے وکیل صاحب سے کہ ڈرافٹ میں نے لکھا ہے

۲۰۔ اگر کیس کی مطلوبہ کاپیاں داخل نہ کی گئی ہوں۔

۲۱۔ اگر یہ سرٹیفکیٹ نہ ہو کہ پہلے ایسا کیس دائر نہیں کیا گیا۔

۲۲۔ اگر نظر ثانی درخواست پر یہ سرٹیفکیٹ نہ دیا جائے کہ درخواست سننے جانے کے لئے فٹ ہے وغیرہ وغیرہ

جج صاحبان آپس میں عزت اور COOPERATION سے کام کرتے ہیں۔ تاہم ایک واقعہ مجھے یاد آرہا ہے۔ مسٹر جسٹس ایم آر کیانی مرحوم چیف جسٹس تھے۔ ان کے بالکل ساتھ والے کمرہ میں ان کے پرائیویٹ سیکرٹری بیٹھتے تھے۔ مسٹر جسٹس سبحان احمد جان مرحوم نے تجویز کیا کہ وہ اس کمرہ میں شفٹ ہو جائیں اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ساتھ والے چھوٹے کمرہ میں SHIFT ہو جائیں۔ مسٹر جسٹس محمد یعقوب علی خاں صاحب چونکہ سینئر تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اس کمرے میں بیٹھنے کا حق ان کا ہے۔ جب یہ بات جناب چیف جسٹس ایم آر کیانی صاحب مرحوم کے علم میں آئی تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں جج صاحبان میں سے کوئی بھی اس کمرہ میں نہ بیٹھے بلکہ اس کمرہ کو جج صاحبان کے لئے COMMON ROOM بنا دیا جائے۔ جہاں INTERVAL کے وقت جج صاحبان اکٹھے بیٹھیں۔ ساتھ ہی چائے وغیرہ کا بھی انتظام کرنے کے احکامات صادر فرمائے۔ اس وقت سے چیف جسٹس صاحب کے چیمبر کے ساتھ والا کمرہ COMMON ROOM کے طور پر استعمال ہونے لگا۔ جناب چیف جسٹس ایم آر کیانی صاحب مرحوم نے مذکورہ جج صاحبان کے درمیان اختلاف بھی نہ ہونے دیا اور جج صاحبان کے لئے ایک سہولت بھی مہیا فرما دی یہ ان کی اچھی ایڈمنسٹریشن اور دور اندیشی کی ایک مثال تھی وہ نہایت لائق۔ ذہین۔ ایماندار اور رعب والے چیف جسٹس تھے۔ جناب کیانی صاحب مرحوم بھی ریٹائرمنٹ کے بعد جلد ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

زعمائے اعلیٰ۔ براہ کرم سال ۱۹۹۳ء کی تجنید جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ شکریہ
قائد تجنید مجلس انصار اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفیہ صدیقہ اہلیہ ابوالمنیر نورالحق صاحب

محترم قاضی محمد رشید صاحب و محترمہ امۃ الحمید صاحبہ

فروری کا مہینہ جب آتا ہے تو پیارے والدین کی یاد شدت سے آنے لگتی ہے۔ دونوں ہی فروری کے مہینہ میں ہم سے جدا ہوئے محترم ابا جان حضرت قاضی محمد رشید صاحب ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء کو اور محترمہ امی جان امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۱۰ فروری ۱۹۸۶ء کو۔

یوں تو دنیا میں سب والدین ہی اپنی اولاد کے لئے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ نیک اور اچھی ہو مگر کچھ والدین کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کریں میرے والدین ان خاص والدین میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے بچوں کی پیدائش سے پہلے ہی یہ عزم کر رکھا تھا اگر خدا تعالے ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازے گا تو ہم اس کو اردو زبان سکھائیں گے اور نیت یہ تھی چونکہ حضرت بانی سلسلہ کی زیادہ کتابیں اردو زبان میں ہیں ان کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ اسی طرح دنیاوی تعلیم بھی اردو بولنے کی وجہ سے آسان ہو جائے۔

کلام پاک سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا اس کے احکام پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے ایک مرتبہ میں ابا جان کے ہاں اپنے بچوں کے ہمراہ ملنے کے لئے آئی تو ابا جان کے پاس ان کے کوئی دوست بیٹھے ہوئے تھے اس لئے میں تو اندر امی جان کے پاس چلی گئی۔ بچوں سے میں نے کہا وہ باہر نانا ابا سے مل آئیں بچے گئے تو ابا جان نے ان کو خوب پیار کیا۔ وہ دوست کہنے لگے یہ کس کے بچے ہیں جن کو آپ اتنا پیار کر رہے ہیں تو انہیں بتایا مولوی نورالحق صاحب کے۔ پاس بیٹھے احباب بات پوری طرح سمجھ نہ سکے تو وضاحت کی یعنی صفیہ کے بچے ہیں وہ دوست چونکہ بچپن سے ہم بہن بھائیوں کو جانتے تھے کہنے لگے تو پھر پہلے ہی کہنا تھا کہ صفیہ کے بچے ہیں اس پر ابا جان نے جواب دیا اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم بچوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو تو وہ دوست انکساری سے کہنے لگے ہم سے اتنا عمل نہیں ہوتا جتنا آپ کرتے ہیں ملازمت کے دوران ہندو پاکستان کے مختلف شہروں میں ان کے تبادلے ہوتے رہے چنانچہ بچوں کو تاکید ہوتی تھی کہ تم کوئی حصہ کلام اللہ کا یاد کر لو۔ بعد میں جب تم یہ پڑھا کرو گے تو تمہیں یاد رہے گا کہ یہ حصہ فلاں شہر میں یاد کیا تھا۔ ربوہ آنے کے بعد کئی سال تک یہ معمول رہا کہ روزانہ عصر کے بعد ابا جان اور ان کے تین دوست ایک گھنٹہ کلام پاک باترجمہ پڑھا کرتے اور اس کے مطالب پر غور و فکر کرتے۔ شاعری سے بھی رغبت تھی مگر اپنا کلام چھپوایا نہیں ہوائے ایک نظم کے جو ۱۹۴۷ء کے الفضل میں چھپی تھی۔

جب میری عمر چھ سال تھی تو ایک عید کے موقعہ پر مجھے ایک نظم لکھ کر دی جس کا عنوان تھا "صفیہ کی عیدی" مجھ سے کہا اگر کوئی تم سے پوچھے کہ تمہیں کیا عیدی ملی تو یہ نظم دکھا دینا۔ وہ ایک گتہ پر گوند سے چپکا کر مجھے دی۔ دنیاوی چیزیں اور تحائف تو کچھ دیر بعد ختم ہو جاتے ہیں مگر یہ عیدی ایک ایسی یادگار ہے جو تا زندگی باقی رہے گی۔

جنگ عظیم دوم میں جب ساڑھے چار سال کے بعد وطن واپس آنا تھا اس وقت سنسر کی پابندیوں کی وجہ سے اپنی واپسی کے بارہ میں صاف طور پر تو کچھ نہیں لکھ سکتے تھے تو اس کی اطلاع بھی ہمیں ایک نظم کے ذریعہ دی۔

اس طرح ۱۹۳۶ء میں جب کوئٹہ میں زلزلہ آیا تو اس کے بعد ابا جان محترم کا تبادلہ کوئٹہ ہو گیا۔ وہاں فیملی لے جانے کی اس وقت اجازت نہیں تھی۔ ہم اس وقت چار بہن بھائی تھے چنانچہ ہمیں قادیان چھوڑ کر خود کوئٹہ چلے گئے کچھ عرصہ بعد وہاں سے خط کے علاوہ ۲۵ - ۳۰ اشعار کی ایک نظم بھی بھجوائی۔ چونکہ ہمیں شروع سے یہ سکھایا گیا تھا کہ کسی کا خط اس کی اجازت کے بغیر نہیں پڑھتے اس لئے امی جان کا خط تو نہیں پڑھا مگر بچپن کی وجہ سے نظم کو اس سے مستثنیٰ سمجھا۔

محترم ابا جان ۱/۳ حصہ کے موصی تھے دیگر چندوں میں بھی دل کھول کر حصہ لیتے تھے جب تحریک جدید کا آغاز ہوا مجھے اچھی طرح یاد ہے ابا جان نے آ کر ہمیں بتایا کہ حضور نے ایک نئی تحریک کا اعلان فرمایا ہے اس میں سب نے حصہ لینا ہے۔ ہم دونوں بہن بھائی سے کہا اپنی لکڑی کی صندوقچیاں لاؤ جس میں کبھی کبھی تم لوگ پیسے ڈالتے ہو پھر ہم نے پنوں اور سلائیوں کی مدد سے ان میں سے پیسے نکالے تو ابا جان نے کہا نیچے سیکرٹری صاحب مال بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اپنے ہاتھ سے یہ پانچ پانچ روپے دے دو۔ اسی طرح ہر سال ہمارے ہاتھ سے چندہ دلواتے تھے جب دس سال کے بعد دس سالہ سرٹیفکیٹ ملنے تھے تو میری چھوٹی بہن عزیزہ قانتہ شاہدہ ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی مگر ابا جان نے اس کا بھی دس سال کا چندہ بھجواتے ہوئے دفتر تحریک جدید کو لکھا نام کی اطلاع بعد میں دی جائے گی چنانچہ اس سرٹیفکیٹ پر لکھا ہوا تھا معرفت قاضی محمد رشید صاحب۔ اس طرح وہ بعد میں پیدا ہو کر دفتر اول میں شامل ہو گئی۔

ہماری امی جان بھی ابا جان کے ساتھ ہر نیکی کے کام میں برابر کی شریک رہیں اور بڑی بشاشت سے ہر تحریک میں مقدور بھر حصہ لیتی رہیں۔ وہ ہمیشہ اس انتظار میں رہتی تھیں کب نئے سال کا آغاز ہو اور وہ چندہ ادا کریں۔ ان کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ نئے سال کے چندہ کی پہلی رسید حلقہ کی رسید بک پر ان کی کٹے۔ چنانچہ آج تک بھی معمول جاری ہے۔ میں نے سیکرٹری صاحبہ مال سے کہا ہوا ہے کہ پہلی رسید امی جان کی کاٹنا۔ امی جان پردے کی بھی بہت پابند تھیں۔ اللہ تعالے نے جن مردوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کو چھوڑ کر باقی سب سے پردہ کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اپنے ماموں زاد پھوپھی زاد بھائیوں کو جن کو بچپن میں گودوں میں اٹھایا تھا۔ جب وہ جوان ہو گئے تو ان سے بھی پردہ کیا۔ کلام اللہ بے شمار بچوں کو پڑھایا ناظرہ بھی اور باترجمہ بھی۔ کبھی کسی کو دکھ نہیں پہنچایا ہمیشہ سب کے لئے اچھی بات سوچی اور کہی ۱۹۲۲ء سے یعنی جب سے لجنہ قائم ہوئی ان کو مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی پارٹیشن کے بعد راولپنڈی میں کچھ سال بطور صدر قائم کیا۔ ۱۹۵۲ء میں جب ابا جان ریٹائر ہو گئے تو ربوہ میں رہائش اختیار کی۔ تب حلقہ دارالرحمت وسطی کا قیام عمل میں آیا تو حلقہ کی صدر منتخب ہوئیں اور ۱۳ سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ ابا جان کی وفات کے بعد شدید بیماری کے پیش نظر سیدہ صدر صاحبہ ربوہ نے یہ کہا کہ اتنی بیماری میں تو ان سے کام لینا ظلم ہے۔ مجبوراً ان کو اس خدمت سے سبکدوش ہونا پڑا ان کے بعد اس عاجزہ کو ۱۲ سال یہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی اس کا ثواب بھی پیارے والدین کو جاتا ہے جو کہتے تھے بیٹیاں دنیاوی لحاظ سے تو اپنی ماں کا بازو ہوتی ہیں تم دینی لحاظ سے بھی اپنی امی کا بازو ہو مجھے بھی تب کام چھوڑنا پڑا جب میری آنکھ میں موتیا اتر آیا اور میں کما حقہ یہ خدمت بجالانے سے معذور ہو گئی۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ ہم سب بہن بھائیوں کو پیارے والدین کی چھوڑی ہوئی نیکیوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمارے پیارے والدین کے درجات ہر آن بلند کرتا چلا جائے۔

بقیہ صفحہ ۳

ترقی کرے۔ اور خدام کو چاہیئے کہ ایسے اجتماعوں میں بعض معمر بزرگوں کو بھی شامل کر کے ان کی نصیحتوں سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:

بعض باپوں کی محنت ہمیشہ اولاد کے کام آتی ہے اور اگر کوئی شخص محنت نہیں کرتا تو اس کی اولاد بھی اس محنت کے فوائد سے محروم رہتی ہے۔ تم غریب سہی، تم کنگال سہی۔ لیکن اگر تم میں سے کسی کی ایک کنال زمین بھی ہے تو جب تم اس زمین پر کھڑے ہوتے ہو تو یوں سمجھتے ہو کہ یہاں سے امریکہ تک سب جگہ تمہاری ہی حکومت ہے۔ اور تمہارا دل اتنا بہادر ہوتا ہے اور تم کہتے ہو ہمیں کسی کی کیا پرواہ ہے اور اگر تمہاری ایک گھماؤں زمین ہوتی ہے یا دس گھماؤں زمین ہوتی ہے یا بیس گھماؤں زمین ہوتی ہے تو پھر تو تمہاری یہ حالت ہوتی ہے کہ تم ایک طرف کھڑے ہو کر کہتے ہو کہ ہماری ایک پیلی اس طرف ہے اور ایک پیلی اس طرف پر خواہ درمیان میں دس زمینداروں کی اور بھی زمینیں ہوں۔ مگر ایسی حالت میں جب تم اپنی زمین پر تکبر کے ساتھ کھڑے ہوتے ہو۔ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں تمہارے پاس آتا ہے۔ اور کہتا ہے میں مسافر ہوں میری امداد کی جائے تو تم پوچھتے ہو تم کون ہو اور وہ کہتا ہے سید۔ یہ سنتے ہی تم فوراً اپنی چادر اس کے لئے بچھا دیتے ہو اور اس کے ساتھ ادب سے باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو۔ آخر اس کے پاس کون سی طاقت ہے۔ جو تمہیں اس بات پر مجبور کر دیتی ہے کہ تم اس کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ اور اس سے ادب کا سلوک کرو۔ وہ یہی طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے۔ پس اس کی طاقت اپنی نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت ہے جو آپ نے سادات میں منتقل کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ جماعت احمدیہ چک نمبر آر۔ ۱۰/۱۰۰ کے سیکرٹری مال عزیزم شریف احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب اپنی اہلیہ اور دیگر لواحقین کے ساتھ اپنے سسرال مکرم چوہدری علی محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ داجل ضلع راجن پور شادی کے موقع پر جا رہے تھے کہ ڈیرہ غازی خاں کے نزدیک ان کی ویگن حادثہ کا شکار ہو گئی۔ عزیزم شریف احمد صاحب کا چھوٹا بیٹا عمر تقریباً ایک سال موقعہ پر ہی فوت ہو گیا جبکہ مکرم شریف احمد صاحب ان کی اہلیہ مکرمہ ناصراں بیگم صاحبہ بچہ توصیف احمد وقفِ نو شدید زخمی اور ان کے ساتھ ان کی والدہ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نیز مکرمہ حنیفاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب صغیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب دو بچوں سمیت سفر کر رہی تھیں۔ یہ سبھی شدید زخمی اور فریکچرز کے باعث ڈیرہ غازی خاں ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے ان افراد کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز فوت شدہ بچے کے والدین جو خود شدید تکلیف میں داخلِ ہسپتال ہیں ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ان کو صحت بخشے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب صراف دارالنصر غربی ربوہ عرصہ دراز سے بعارضہ قلب و دمہ علیل ہیں اور آج کل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ عزیزم عبدالوحید ابن عبدالرزاق صاحب نواز شاپنگ سنٹر بلال مارکیٹ ربوہ کا اپنڈیکس کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔

○ مکرم محمد اسحاق صاحب کا بھتیجا عزیز بشیر احمد ایک ایکسیڈنٹ کے حادثہ میں اپنی یادداشت کھو چکا ہے۔

○ مکرم رانا نصیر الدین صاحب راولپنڈی کے والد مکرم رانا علاؤ الدین صاحب کی آنکھوں کا اپریشن چند دنوں میں متوقع ہے۔ ہائی بلڈ پریشر شوگر اور جوڑوں کے درد کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح ان کی والدہ کی صحت نیز ان کے چھوٹے بھائی رانا صلاح الدین صاحب کی کمر کی ہڈی اپنی جگہ پر نہیں جسکی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔

○ محترمہ مسز زہری رؤف صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ ضلع مظفر گڑھ بیمار ہیں۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شاہ صاحب ہارون آباد گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم جاوید اقبال صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع مظفر گڑھ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور چلنے میں سخت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ان کی ٹانگ اور کمر میں درد رہتا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک غلام احمد صاحب کنری سندھ سے لکھتے ہیں۔

میرا بیٹا عزیزم ناصر احمد ہارٹیکلچر انجینئر پی ڈبلیو ڈی کراچی ۲۱ فروری ۹۳ء کو وفات پا گیا۔ جملہ احباب جنہوں نے ہمارے غم میں شرکت کی ان کا میں دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ بیٹے کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ اس کے دو ننھے واقفِ نو بچوں کے لئے اور غمزدہ بیوی والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم راجہ احمد خان صاحب ابن راجہ خان صاحب (راجہ مارکیٹ والے) ۱۱ اپریل ۹۳ء بروز اتوار صبح ساڑھے تین بجے اچانک دل کا دورہ پڑنے سے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی عمر ۶۲ سال تھی۔ آپ مکرم حکیم رحمت اللہ صاحب صابہ آف بھمبر میرپور آزاد کشمیر کے بڑے بھائی تھے۔ آپ نے اپنی یادگار چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ عفت پروین صاحبہ بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وصیت نمبر ۲۰۶۴۳ نے ربوہ سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ پر وصیت کی تھی۔ موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تبدیلی سائیکل

"دواخانہ خدمتِ خلق پر ایک دوست اپنی سائیکل نمبر ۱۸۹۰۰۹ ہے جس پر سرخ رنگ کا کور تھا۔ چھوڑ گئے ہیں اور غلطی سے بیکو سائیکل لے گئے ہیں۔ جن صاحب کی سائیکل تبدیل ہوئی ہے وہ دفتر صدر عمومی میں رابطہ فرمائیں۔"

اعلان گمشدہ رسید بک

○ رسید بک نمبر ۱۷۶۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ جو کہ رسید نمبر ۱ تا ۲۷ مستعمل ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو نظارت مال آمد کو مطلع کریں۔ نیز اس رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔

(ناظر مال آمد۔ ربوہ)

ایک غلطی کی اصلاح

(پروفیسر بشارت الرحمٰن۔ ربوہ)

تمام احباب جماعت کو عربی زبان کی قرأت کی ایک غلطی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کلمہ نِسَاءٌ پر اگر وقف کیا جائے تو اسے نِسَاءْ پڑھا جانا چاہیئے اور آخر میں (آ) کی آواز ہو۔ بالعموم وقف کرتے ہوئے اسے نِسَاءْ (ہمزہ کے سکون کے ساتھ) پڑھا جاتا ہے جو غلط ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

چوہدری محمد شریف باجوہ صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ اور سابق امیر جماعت ساہیوال کی نواسی ہے اور عزیز محمود شریف جنجوعہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف ملتان کا پوتا، حضرت میاں گل محمد صاحب گوندل آف کوٹ مومن سرگودھا کا نواسہ اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کا بھتیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیز ہدایت الدین عطار اور فرید الدین عطار ابن رانا حبیب اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے بالترتیب سنٹر امتحان جماعت پنجم اور ہفتم میں پائیلٹ سیکنڈری سکول پسرور ضلع سیالکوٹ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

○ عزیزہ مدیحہ فاطمہ حبیب پسرور کے انگلش میڈیم ادارہ بیگ پبلک ماڈل سکول میں چوتھی جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور انگریزی کے مضمون میں سپیشل انعام کی حقدار قرار پائیں۔

عزیز عبدالوہاب طاہر ابن مکرم ماسٹر علی شان ناصر صاحب اٹک سے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت پنجم کے تمام سینٹر مدارس سے ۱۶۰ میں سے ۱۴۶ نمبر لے کر پہلی پوزیشن میں کامیاب ہوا ہوں۔ مزید کامیابیوں کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔

آپکی تحریر

آپکی ہر تحریر۔ چاہے آپ کچھ بھی لکھیں۔ چھپ سکتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ کوئی تحریر کسی اخبار یا رسالے میں چھپ سکتی اور کوئی کسی اور میں۔ ہر اخبار کا ایک موضوع ہے۔ اور ایک مزاج ہے۔ جس اخبار میں آپ اپنی تحریر شائع کروانا چاہتے ہیں۔ اس کا مطالعہ کریں۔ اس کا مزاج سمجھیں اس میں مضامین کے موضوعات اور ان کی طوالت کو مدنظر رکھیں۔ موضوع اخبار کے مطابق نہ ہو تو تحریر نہیں چھپے گی۔ مضمون اخبار کے مضامین کی عام طوالت سے لمبا ہو تو یا چھپے گا نہیں یا مختصر کر کے چھاپا جائیگا اور آپکو شکایت ہو گی ایڈٹ کرنے والے نے ضروری حصے کاٹ دئے۔

اس لئے ان باتوں کا ضرور خیال رکھئے۔ اخبارات کے اپنے اپنے اصول ہوتے ہیں اور وہ آپکی مرضی کے خلاف بھی انکی پابندی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

(ادارہ)

یاد رفتگاں

یاد رفتگاں کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ خوبیاں گنوائی جائیں اور سارا مضمون صرف ایک ہی وفات یافتہ کے متعلق ہو۔ بعض احباب وفات یافتہ کا ذکر کرتے ہوئے متعدد دیگر رشتہ داروں (زندہ یا وفات یافتہ) کا ذکر کر دیتے ہیں جس سے اس شخص کا تأثر کم ہو جاتا ہے جس کی یاد میں مضمون لکھا جا رہا ہو۔

امید ہے احباب اس امر کا خیال رکھیں گے۔ ایک اور بات بھی یاد دہانی کے طور پر گذارش کرنا ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ وفات یافتہ کا تعارف اس طرح کروایا جائے کہ ان کے جاننے پہچاننے والے لوگ جان جائیں کہ کس کا ذکر ہو رہا ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۱۹: ۱۹ / اپریل۔ گرمی کا اثر لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا ہے۔

○ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان نے قومی اسمبلی توڑ دی ہے اور وزیر اعظم اور انکی کابینہ کو برطرف کر دیا گیا ہے صدر نے میر بلخ شیر خان مزاری کو نگران وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ جنہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۴ / جولائی کو عام انتخابات ہونگے۔

○ اتوار ۱۸ / اپریل کی رات ایوان صدر اسلام آباد میں ایک پر ہجوم نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے قومی اسمبلی توڑنے کا اعلان کیا۔

○ صدر نے رات بارہ بجے کے بعد ریڈیو اور ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے قومی اسمبلی توڑنے کی وجوہات بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ سابقہ حکومت اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی تھی۔ اس نے اپنے مخالفوں کے خلاف دہشت گردی شروع کی ہوئی تھی اور ذرائع ابلاغ کو بھی اپنی کارروائیوں کا نشانہ بنایا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میرا ضمیر مطمئن ہے اور میں نے یہ فیصلہ عجلت یا جذبات میں نہیں کیا۔ کئی وزراء سمیت حکومتی اور اپوزیشن کے اراکین اسمبلی نے استعفے دے دیئے تھے۔ انہوں نے مالی بدعنوانیوں اور کرپشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پرائیویٹائزیشن کے ذریعے بے ضابطگیاں کی جارہی تھیں موٹر وے کے منصوبوں میں مالی بدعنوانیاں کی گئیں۔

کوآپریٹو سکینڈل اور تاج کمپنی کے مالی سکینڈل سے بے شمار لوگ پریشان رہے سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز مرحوم کی اہلیہ نے اپنے شوہر کی ہلاکت کے سلسلے میں حکومت پر سنگین الزامات لگائے۔ صدر نے کہا کہ وزیر اعظم سے میرے اختلافات اس وقت کھل کر سامنے آئے جب میں نے جنرل عبدالوحید کو چیف آف آرمی سٹاف مقرر کیا اس سے قبل جنرل آصف نواز کی تقرری پر بھی وہ سیخ پا ہوئے اور ان کے کاموں میں مداخلت کرتے رہے۔ صدر نے خارجہ پالیسی کو ناکام قرار دیا۔ اور تمام اقتصادی پالیسیوں کو بے فائدہ کہا۔ صدر نے وزیر اعظم کی گذشتہ روز کی تقریر پر بطور خاص تنقید کی اور کہا کہ دنیا بھر کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ملک کے وزیر اعظم نے ملک کے اتحاد اور وفاق کی علامت صدر کو گندہ اور ناپاک کہا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ نگران حکومت انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ بنائے گی اور ایسے حالات پیدا کرے گی جس کے نتیجے میں ایک ایسی حکومت قائم ہو سکے جو ملک کو ان مشکل حالات سے نکال لے۔

○ گذشتہ رات سابق قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب نے اعلان کیا تھا کہ کل ۱۹ / اپریل کو شام ۵ بجے قومی اسمبلی کا اجلاس ہوگا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی دارالحکومت میں غیر معمولی سرگرمیاں شروع ہو گئیں فوج نے رات پونے ۹ بجے ریڈیو، ٹی وی اور پارلیمنٹ ہاؤس پر انتظامات سنبھال لئے۔

○ گذشتہ روز صدر سے محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملاقات کی۔ ایک اطلاع کے مطابق انہوں نے قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے اراکین کے اجتماعی استعفے پیش کئے جس کی بناء پر صدر نے قومی اسمبلی توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے صوبائی اسمبلیاں بھی توڑ دی گئی ہیں۔

○ موجودہ اسمبلی آٹھویں ترمیم کی تیسری شکار ہے۔ اس سے قبل صدر ضیاء نے جونیجو کی اسمبلی توڑی اور صدر اسحاق اس سے قبل محترمہ بے نظیر کی حکومت بھی برطرف کر چکے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں اور حریت پسندوں کے درمیان جھڑپوں میں ۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ وادی کے مختلف حصوں میں زبردست مظاہروں اور احتجاجی جلسوں کا سلسلہ جاری ہے۔

○ بوسنیا میں مسلمانوں کے محصور قصبے سربرنیسکا سے مسلمانوں کے ایک گروپ کو اقوام متحدہ کے اداروں نے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے نکال لیا۔ ۱۳۰۔ افراد میں زخمی بیمار مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ ان مسلمانوں کو مسلمانوں کے زیر قبضہ علاقے طزلہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔

○ پورٹ آف سپین میں ویسٹ انڈیز نے پہلے کرکٹ ٹیسٹ میچ میں پاکستان کو ۲۰۴ رنز سے ہرا دیا۔

○ جنوبی افریقہ میں تشدد کے نتیجے میں ۱۵ افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ ۱۲ افراد زخمی ہوئے

پمپ گھریلو استعمال کے ہر قسم کے پمپ خریدنے اور مکمل فٹنگ کروانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

خان سینیٹری ورکس
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون نمبر ۸۳۱

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت ۱۲/- RS لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ)
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

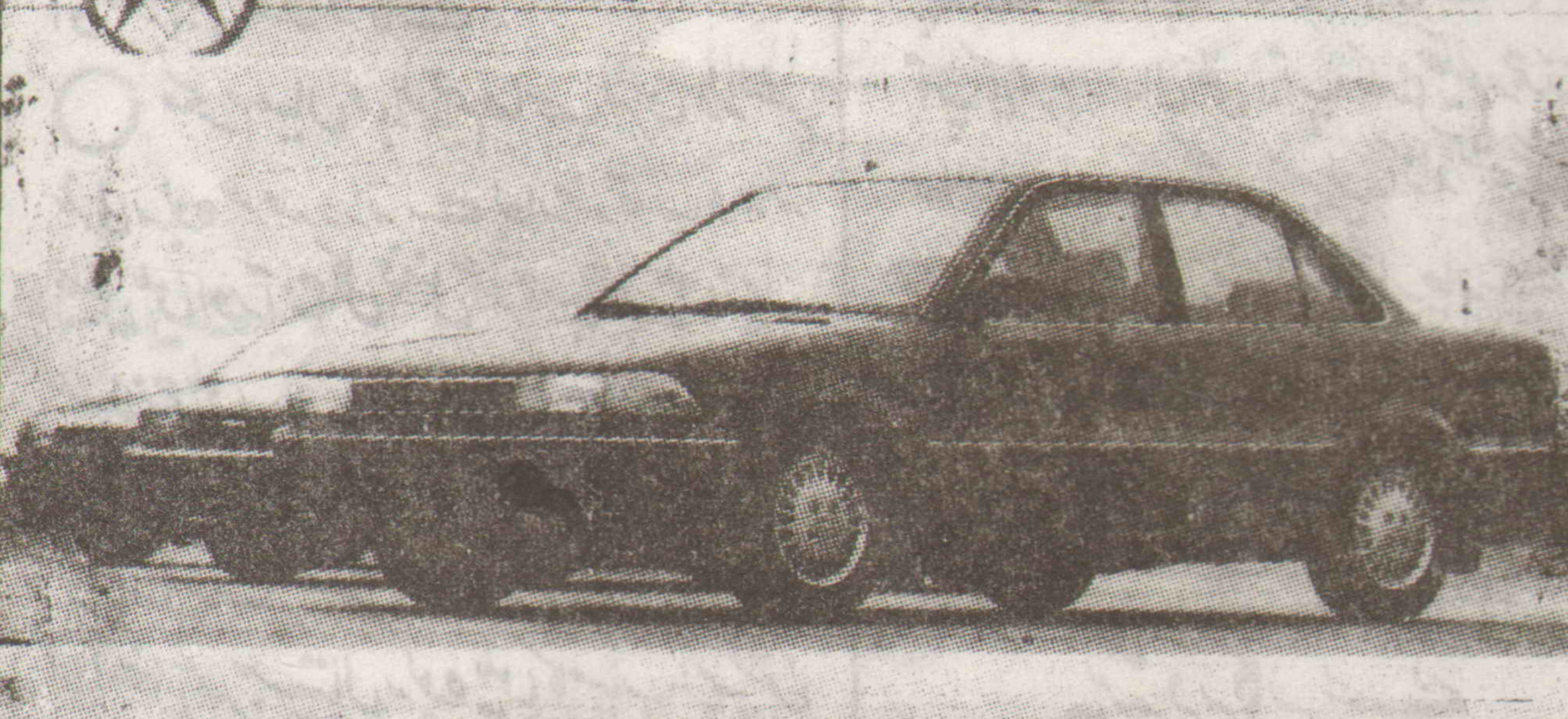

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

پیتہ

حبوب مفید اٹھرا	اکسیر اولاد نرینہ	زدجام عشق	روشن کاجل	تریاق معدہ	ناصر دواخانہ ربوہ
۱۵۔ گرام ۱۶/-	(کورس)	خاص	۵/- روپے	۱۰/- روپے	دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
۶۰۔ گرام ۴۸/-	۱۵۰/- روپے	۴۸۰/- روپے		۲۰/- روپے	فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۴